باب: 28

امام عاصم کوفیؒ

(??? - 745 AD)

قرآن مجید کی فنِ قرأت میں، جسے علم تجوید بھی کہتے ہیں، 7 قاری "امام" مانے جاتے ہیں۔اور ان کے حوالے سے "قرأت سبعہ" مشہور ہے۔وہ 7امام یہ ہیں۔

(1) عاصمؒ کوفی(2) نافعؒ مدنی

(3) ابو عمروؒبصری (4) ابنِ کثیرؒ مکی

(5) ابنِ عامرؒ شامی (6)حمزہؒ کوفی

(7) علی کسائیؒ کوفی

ہر امام کے 2 شاگرد ہیں جو "راوی" کہلاتے ہیں اور وہ سب ہی مستند مانے جاتے ہیں۔عاصمؒ کوفی کے راوی شعبہؒ و حفصؒ ہیں۔نافعؒ مدنی کے شاگرد قالونؒ و ورشؒ،ابو عمروؒبصری کے دوریؒ و سوسیؒ،ابنِ کثیرؒ مکی کے راوی بزیؒ و قنبلؒ،ابنِ عامرؒ شامی کے خلفؒ و خلادؒاور علی کسائیؒ کوفی کے شاگرد ابو حارثؒ و دوری علیؒ ہیں۔

ان سب میں امام عاصم کوفیؒ کی قرأت سب سے زیادہ عام ہے۔آپ کا پورا نام ابو بکر عاصم ہے۔آپ کے والد بہدلہ ابی النّجود الاسدی قبیلہ اسد کی شاخ جذیمہ کے مولی تھے۔گو آپ کے والد ابو النجود کے نام سے مشہور تھے لیکن آپ کا اصل نام عبداللہ تھا۔بعض کہتے ہیں کہ بہدلہ ابو بکر عاصم کی والدہ کا نام تھا۔یہ خاندان، پیشہ کے اعتبار سے گندم کی تجارت کرتا تھا۔

یوں تو حضرت عاصمؒ نے تمام علوم دینیہ میں حصولِ علم کیا لیکن قرآن کو صحت سے پڑھنے اور اصولِ قرأت کو پوری طرح سے ملحوظ رکھنے پر بہت زیادہ زور دیا۔آپ کی اس خصوصی توجہ کے سبب آپ اس فن میں امام کے درجہ پر فائز کیے گئے۔

علم تجوید میں حضرت عاصمؒ کے اساتذہ میں 3 نام ملتے ہیں۔وہ حضرات، عبداللہ السلمیؒ، زر بن جیش الاسدیؒ اور ابو عمرو سعید بن ایاس الشیبانیؒ ہیں۔ان تینوں اساتذہ نے مختلف صحابہ کرامؓ سے قرأت کے

علم کی تحصیل کی۔ وہ صحابہ جنہوں نے ان تینوں حضرات تک اس علم کو پہنچایا ان میں عثمانِ غنیؓ، علی مرتضیٰؓ، عبداللہؓ ابن مسعود، زیدؓ بن ثابت اور اُبیؓ ابن کعب کے نام لیے جاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عربوں کے مختلف قبیلے تھے اور اب بھی ہیں۔ ہر ایک قبیلے کے قرآن پڑھنے میں تھوڑا تھوڑا فرق تھا۔ جب ہر قبیلے والا اپنی زبان کے مطابق پڑھتا تو آپؐ نے اس کے ایسے پڑھنے کو جائز رکھا۔

احادیثِ نبویؐ سے ثابت ہے کہ حضرت جبرئیلؑ، خصوصاً ماہ رمضان میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا قرآن سناتے اور آپؐ سے سنتے۔ ممکن ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بھی مختلف اوقات میں مختلف طور سے مختلف قبائل کے محاوروں کے مطابق قرآن پڑھا ہو اور آپؐ نے سنا ہو۔ مثلاً کبھی رِضْوَانٌ اور کبھی رُضْوَانٌ، کبھی اَنَّ اور کبھی اِنَّ اور اسی طرح کبھی سَدًّا تو کبھی سُدًّا ۔

دَور رسالتؐ میں ایک دفعہ ایک صاحب نے قرآن کے ایک لفظ کو ایک تلفظ سے پڑھا اور دوسرے صاحب نے دوسرے تلفظ کے ساتھ۔ جب دونوں دربارِ رسالتؐ میں پہنچے تو آپؐ نے دونوں کی تصدیق کی اور فرمایا "اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ"۔ یوں اپنے اپنے محاوروں کے مطابق کسی نے زبر پڑھا کسی نے پیش۔ غرض ہر ایک قبیلہ کے شخص کو اس کی زبان کے مطابق قرآن پڑھنے کی سہولت حاصل ہوگئی۔

قرأت سبعہ اور قرأت عشرہ میں کچھ اختلاف ہیں مگر اہم ترین بات یہ ہے کہ ان سب قرأتوں میں کہیں بھی اور کسی طور سے معنوں میں کوئی تغیر نہیں آتا۔

علم تجوید کی تفصیلات کے لیے "قراءت سبعة" میں علامہ شاطبیؒ کی کتاب اور " قراءت عشرة" میں علامہ جزریؒ کی کتاب زیادہ مشہور و مقبول ہے۔ یہ دونوں کتابیں عربی زبان میں ہیں۔ فارسی اور اردو میں شاہ عبدالحق دہلوی، قاری کرامت علی جونپوری اور علامہ محمود بن محمد صبغۃ اللہ مدراسی کی کتابیں بھی بہت جامع اور مستند ہیں۔

امام جزریؒ نے اصول تجوید کو سہولت سے یاد کر سکنے کی خاطر اشعار بھی ترتیب دیے ہیں۔ ان اشعار کو یاد کر لینے سے مخارج حروف اور صفاتِ حروف کو سمجھنے اور امتیاز کرنے میں مدد رہتی ہے۔